| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

تحریک پاکستان

قائد اعظم اور بریلوی

قارئین کرام ہم اس سے پہلے بھی تحریک پاکستان کے سلسلے میں بریلویت کا اصل چہرہ آپ کے سامنے لاتے رہے ہیں اسی سلسلے میں ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

یہ بات یادرکھیں کہ ہم کسی سیاسی مسئلہ پر اختلاف پر اعتراض نہیں مگر بریلوی حضرات کا مسئلہ یہ ہے کہ ان کے اکابر ساری زندگی مسلم لیگ کو بدمذہبوں کی جماعت اور محمد علی جناح کو کافر لکھتے اور کہتے رہے ہیں مگر آج ان اکابر کی ذریت ابن الوقتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تحریک پاکستان کے سب سے بڑے چیمپئین بنے ہوئے ہیں اور تحریک آزادی کے لئے قربانیاں دینے والے اہل السنۃ والجماعہ دیوبند پر الزام تراشیاں کررہے ہیں اس لئے ہم مجبور ہیں کہ وقتاً فوقتاً ان کو ان کا چہرہ آئینے میں دیکھاتے رہیں

www.RazaKhaniMazhab.com
www.HaqqForum.com
www.youtube.com/RazaKhaniMazhab

امتحانی معائنے میں تحریر کیا ہے:

"آج ۱۰ رشعبان مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کے درجۂ اعلیٰ کے ان طلبہ کا امتحان لیا گیا جو تفسیر و حدیث کی آخری تعلیم حاصل کر چکے تھے- صحیح عبارت خوانی اور صحیح ترجمہ اور صحیح مطلب بتانے میں طلبہ نے بے حد خوش کیا- اور ان مقامات کا سوال کیا گیا، جس کو پہلے سے متعین نہیں کیا گیا تھا- کتاب کے باہر کی باتیں امتحانِ ذکاوت کے لیے پوچھی گئیں- اور یہ نہ گھبرائے اور ہر سوال کا جواب مدرسانہ انداز میں دیتے رہے- اور اس تجربہ کی بنیاد پر جو ملک کے مدارس عربیہ کا رکھتا ہوں اور جا بجا امتحان کی خدمت مجھ سے لی جاتی ہے، میں بغیر کسی مبالغہ کے کہتا ہوں کہ اس مدرسہ کے کم زور طالب علم کا درجہ دوسرے مدارس کے قابلِ فخر طلبہ سے بڑھا ہوا پایا- یہ مدرسین کرام کی انتھک کوششوں کا، معاونین مدرسہ کی پاک نیتوں کا ثمرہ ہے- (فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء)"

(از: سید محمد اشرفی جیلانی -- ۱۰ رشعبان ۱۳۶۹ھ)

حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ بلند پایہ خطیب و مناظر تھے- دینی اور ملی قیادت میں بھی آپ نے یادگار کارنامے انجام دیے- تقسیم وطن سے قبل ہندوستانی مسلمان سخت سیاسی اور ملی انتشار سے دو چار تھے- یہ وہ وقت تھا کہ غیر منقسم ہندوستانی مسلمانوں کی کل تعداد ۱۰ کروڑ تھی اور ان میں اہل سنت و جماعت کی تعداد ۹ رکروڑ تھی- باقی ایک کروڑ میں دیوبندی، قادیانی، رافضی اور نیچری تھے- آزادی ہند کے موقع پر کانگریس سب سے بڑی سیاسی قوت تھی- مسلمانوں نے آنکھیں بند کر کے کانگریس کا ساتھ دیا- بلکہ گاندھی جی کی حمایت و اعانت میں اس حد تک بڑھے کہ طاقِ حرم مین بھی کانگریس کی شمع روشن کرنے لگے، مگر جب بعد میں مسلم قائدین کو ناکامی اور محرومی میسر آئی اور جب سر عام اپنے دین و مذہب کے آشیانوں کے اجڑنے کا منظر دیکھا تو مسلم لیگ کی قیادت میں جمع ہونے لگے، جس کی قیادت قائد اعظم محمد علی جناح کر رہے تھے-

حساس اور باشعور علمائے اہل سنت نے مسلم اکثریت اہل سنت کی قیادت و رہ نمائی کے لیے آل انڈیا سنی کانفرنس کی بنا ڈالی، جس کی قیادت حضرت محدث اعظم ہند اور حضرت صدر الافاضل علامہ محمد نعیم الدین مرادآبادی فرما رہے تھے- دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اہل سنت و جماعت کا نامور مرکزی ادارہ تھا، جس کی باگ ڈور حضرت حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی کے ہاتھوں میں تھی- آپ نے بھی آگے بڑھ کر اپنے اکابر علما اور مشائخ کا تعاون کیا اور دار العلوم اشرفیہ مبارک پور کے ایک ذمہ دار نمائندے کی حیثیت سے آل انڈیا سنی کانفرنس جامعہ نعیمیہ مرادآباد، آل انڈیا سنی کانفرنس کانپور اور آل انڈیا سنی کانفرنس ممبئی وغیرہ میں شرکت کی- بلکہ ضلع اعظم گڑھ میں آل انڈیا سنی کانفرنس کی شاخ بنا کر اس کے ڈھائی ہزار باضابطہ ممبر بنائے- آل انڈیا سنی کانفرنس اہل سنت و جماعت کا ایک مضبوط قومی اور سیاسی پلیٹ فارم تھا- جب کہ مسلم لیگ میں ساری قیادت بد عقیدہ لیڈروں کے ہاتھوں میں تھی، مگر افسوس جب الیکشن کا زمانہ آیا تو سنی کانفرنس نے مسلم لیگ کی حمایت شروع کر دی- حافظ ملت نے سنی کانفرنس کے ذمہ داروں کو اپنے ایک مضمون سے اس کے سیاسی اور دینی نقصان سے باخبر کیا کہ اس طرح سنی کانفرنس مسلم لیگ میں ضم ہو جائے گی اور نتیجے کے طور پر ووٹ اور بھیڑ اہل سنت کی ہوگی اور قیادت و سربراہی بدمذہبوں کی- حافظ ملت فرماتے تھے کہ مسلم لیگ کی قیادت میں حاصل ہونے والے پاکستان میں کبھی بھی نظامِ مصطفیٰ کا قیام نہیں ہو سکتا-

حضرت حافظ ملت نے ان تمام سیاسی اور دینی وجوہات کو بیان کرتے ہوئے آل انڈیا سنی کانفرنس کی رکنیت اور ضلعی صدارت سے استعفا دے دیا- حافظ ملت نے یہ استعفا حضرت محدث اعظم ہند اور حضرت صدر الافاضل کے نام بمضمون واحد ارسال کیا تھا-

یہاں یہ بات خاص طور پر قابلِ توجہ ہے کہ ایک سیاسی اور دینی مسئلہ پر سخت نظریاتی اختلاف کے باوجود حضرت حافظ ملت نے استعفا دیا، ان کے خلاف فتویٰ نہیں دیا- اور بعد کے حالات بتاتے ہیں کہ اختلاف کے باوجود نہ باہم کسی قسم کی شکر رنجی ہوئی اور نہ دار العلوم اشرفیہ کے نظم و نسق میں کوئی رخنہ پڑا- شدید نظریاتی اختلاف کے باوجود حافظ ملت بحیثیت صدر المدرسین دار العلوم اشرفیہ میں خدمت انجام دیتے رہے- باوجودے کہ حضرت محدث اعظم ہند دار العلوم کے بااختیار سرپرست تھے- اب ذیل میں بنام محدث اعظم ہند حضرت حافظ ملت کے استعفا کا متن پڑھیے:

سیدی و سندی حضرت محدث صاحب قبلہ دامت برکاتہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اس دورِ فتن میں سنی کانفرنس کی نئی زندگی سے روحانی مسرت

گی- بڑی امید تھی کہ یہ خالص دینی مذہبی جماعت کانگریس، لیگ، احرار وغیرہ سب سے بے تعلق اور علاحدہ رہ کر اہل سنت کی تنظیم کرے گی اور تمام بے دینوں، بد مذہبوں سے مسلمانانِ اہل سنت کو علاحدہ اور محفوظ رکھتے ہوئے ان کی صحیح رہ نمائی فرمائے گی- اس لیے یہ خادم اپنے عقیدت مندانہ جذبات کے ساتھ سنی کانفرنس کی خدمت کے لیے تیار ہوا- حسب الحکم حضور والا مبارک پور میں ضلع سنی کانفرنس قائم کی، اطراف میں اس کی شاخیں پھیلائیں- نہایت جد و جہد سے کام ہوا- چناں چہ ڈھائی ہزار سنی مسلمان باضابطہ اس کے ممبر بنائے- مگر جب سے ہندوستان میں الیکشن کا دور شروع ہوا، کارکنانِ سنی کانفرنس نے لیگ کی حمایت شروع کر دی- منفرداً و مجتمعاً ہر طرح لیگ کی تائید کرتے رہے- بڑے بڑے عمائد کانفرنس نے پوری طاقت سے لیگ کا ورک کیا- چناں چہ ان کی محنتوں کا نتیجہ یہ شائع ہوا کہ لیگ کی نوے فی صد کامیابی کا سہرا سنی کانفرنس کے سر ہے- کارکنانِ سنی کانفرنس کی اس لیگ نوازی سے خادم متاثر ضرور تھا، تاہم اس کی تاویل کرتا تھا اور اس کو ان حضرات کی شخصی اور مقامی خصوصیت پر محمول کرتا تھا- یہ خیال کرتا تھا کہ سنی کانفرنس کا مقصد لیگ کی تائید نہیں ہے- اس لیے امید ہے کہ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے اجلاس میں اس کی تلافی ہو جائے گی، مگر بنارس کے اجلاس کا دعوت نامہ آیا تو اس میں بھی مقاصد سنی کانفرنس میں پاکستان اور لیگ شامل ہے- اگرچہ پاکستان کی تفسیر بایں الفاظ ہے "آئینِ شریعتِ اسلامیہ کے مطابق فقہی اصول پر ایک آزاد با اختیار حکومت کا مطالبہ" لیکن سنی کانفرنس کی طرف سے یہ الفاظ پاکستان کے لیے صرف دعائیہ ہو سکتے ہیں- بطور مطالبہ ہرگز نہیں- اس لیے کہ پاکستان لیگ کا مطالبہ ہے جو تمام مسلمانوں کی واحد نمائندگی کی مدعی ہے- اور سنی کانفرنس نے اپنی تائید سے لیگ کے اس دعوے کو حکومتِ برطانیہ سے منوا دیا ہے- لہٰذا اگر سنی کانفرنس کی تائید و حمایت سے بالفرض پاکستان ملا بھی تو لیگ کو ملے گا اور وہ لیگی پاکستان ہوگا، جس کی تشریح مسٹر جناح نے بارہا کی ہے کہ پاکستان میں حکومتِ الٰہیہ ہرگز قائم نہیں ہو سکتی، پاکستان ایک جمہوری اسٹیٹ ہوگا جس میں غیر مسلموں کا بھی حکومت میں حصہ ہوگا- لیگی اخبار تنویر ۱۲/ اپریل میں ہے- قائد اعظم نے کہا ہے کہ پاکستان میں کٹھ ملاؤں کی حکومت نہیں ہوگی- لہٰذا اب پاکستان کی وہ تفسیر جو سنی کانفرنس کر رہی ہے، کیا معنی رکھتی ہے- اگر کوئی معنی ہو سکتا ہے تو یہ کہ اس تفسیر سے مسلمان متاثر ہو کر حمایتِ پاکستان میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کریں اور بس-

اس طرح لیگ کی تائید میں دینی امور کی قید، اس قید کی عملی حقیقت آل انڈیا سنی کانفرنس کے مشاہیر علمائے کرام کے متفقہ فیصلہ سے ظاہر ہو جاتی ہے- الیکشن کے لیے فیصلہ یہ تھا (مسلم لیگ جس سنی مسلمان کو بھی اٹھائے سنی کانفرنس کے اراکین و ممبران اس کی تائید کر سکتے ہیں) اس فیصلہ میں لیگی نمائندگی کی تائید مقید ہی تھی کہ اگر لیگ نے سنی نمائندہ کو منتخب کیا ہے تو اس کی سنی کانفرنس کے اراکین و ممبران تائید کریں گے- مگر عملاً یہ قید بالکل ہی نظر انداز کر دی گئی- اور غیر سنی نمائندوں کی بڑی قوت کے ساتھ تائید کی گئی- بڑے بڑے عمائد سنی کانفرنس یہ جانتے ہوئے کہ یہ نمائندہ ہرگز سنی نہیں ہے، اس کا ورک کیا اور نہایت ہی عرق ریزی سے اس کی تائید کی- لہٰذا عمائدین سنی کانفرنس کے اس عمل نے ثابت کر دیا کہ سنی کانفرنس کے متفقہ فیصلہ میں سنی کی قید احترازی نہ تھی، تو اب لیگ کی تائید میں یہ دینی امور کی قید علیٰ ہذا القیاس- نیز لیگیوں نے جب تقریراً و تحریراً شور مچایا اور عوام سنیوں کو دھوکا دیا کہ سنی کانفرنس چوں کہ لیگ کی تائید کرتی ہے لہٰذا سنی مسلمان لیگ کو کامیاب بنائیں تو میں نے ایک مختصر مضمون بہ عنوان "غلط فہمی کا ازالہ" الفقیہ میں بھیجا، جس کا حاصل یہی تھا کہ سنی کانفرنس نے صرف سنی نمائندے کی تائید طے کی ہے- سنی کانفرنس مطلقاً لیگ کی موئد نہیں تو اولاً اس مضمون کو بے اثر کرنے کے لیے اسے گم نام چھاپا، پھر سنی کانفرنس اس بے اثری کو بھی برداشت نہ کر سکی بلکہ اٹاوہ سنی کانفرنس سے اس کی بڑی مبسوط تردید شائع ہوئی- اس پر مرکز کے سکوت نے اور واضح کر دیا کہ فیصلہ میں سنی کی قید احترازی نہ تھی- ایسی صورت میں عملاً لیگ کی تائید مطلق ہی رہ جاتی ہے- اور عملی طور پر ان قیود کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا-

پھر ان باریکیوں کو عوام بے چارے کیا سمجھیں- ان کو جب یہ معلوم ہو گیا کہ سنی کانفرنس کے مشاہیر علمائے کرام کا متفقہ فیصلہ لیگ کی تائید میں شائع ہو گیا تو پھر کیا تھا جھک پڑے، جس کے زہریلے نتائج مذہب پر اس قدر اثر انداز ہوئے کہ تصلب فی الدین کا خاتمہ ہو گیا- اور ان کی خوش عقیدگی لیگ سے اس قدر بڑھی کہ خواہ قادیانی ہو یا رافضی، دیوبندی ہو یا خارجی، اگر وہ لیگی ہے تو سنی مسلمان اس کی تعظیم و

توقیر کے لیے تیار ہیں- مبارک پور کے سنی اپنی مذہبی خصوصیت میں ممتاز تھے، مگر لیگ کی خوش عقیدگی نے ان سے مرتد اشرف علی تھانوی کے خلیفہ ظفر احمد تھانوی کا استقبال کرایا، اس کا لکچر سنوایا، اس کے پیچھے نماز پڑھوائی- اس کے پیر کے موزے دھلوائے، غرض کہ بڑی دھوم سے اس کی تعظیم وتکریم کرائی- اس کی صفائی میں کہتے ہیں کہ ہم مذہبا ظفر احمد تھانوی کو نہیں مانتے، صرف سیاسی رہ نما ہونے کی حیثیت سے مانتے ہیں- اگر مسلمانانِ مبارک پور پر لیگ کا بھوت نہ سوار ہوتا تو وہ ہرگز ایسا نہ کرتے- یہ ہیں لیگ کی تائید کے زہریلے نتائج-

لہٰذا جب کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس میں بھی لیگ کی تائید ہو رہی ہے- تو اب میرے نزدیک نہ کسی تاویل کی گنجائش، نہ اس کی تلافی کی امید باقی، اس لیے سنی کانفرنس کی خدمت سے معذور ہو کر نہایت ہی افسوس کے ساتھ اس تحریر کو بطور استعفا پیش کرتا ہوں اور نہایت ہی ادب سے مخلصانہ عرض کرتا ہوں کہ اگر سنی کانفرنس نے لیگ سے اپنی علاحدگی اور بے زاری کا اعلان کر دیا تو میں بسر وچشم اس خدمت کے لیے حاضر ہوں-

بہ عالی خدمت حضرت صدر الافاضل صاحب قبلہ دامت برکاتہم

بمضمون واحد، سلام مسنون عرض ہے- فقط

عبد العزیز عفی عنہ/ ۱۳ر جمادی الاولیٰ ۶۵ھ

اس عہد کے علما بیان فرماتے ہیں کہ استعفا کے بعد جب پہلی بار حضرت محدث اعظم ہند مبارک پور تشریف لائے، تو حضور حافظ ملت اپنے احباب اور اساتذۂ دار العلوم کو لے کر استقبال کے لیے بڑی ارجنٹی پہنچے- اس مقام پر حضرت محدث اعظم ہند کے مریدین بھی استقبال کے لیے موجود تھے- جب محدث اعظم ہند تشریف لائے تو انھوں نے حسب سابق حضرت حافظ ملت سے معانقہ کیا اور انتہائی پر مسرت ماحول میں اپنے ساتھ رکشہ پر بٹھا لیا- قافلہ جب آگے بڑھا تو کچھ اشرفی مریدوں نے سنی کانفرنس زندہ باد، مسلم لیگ زندہ باد کے نعرے لگانا شروع کر دیے- نعرے سن کر حضرت محدث اعظم ہند نے سخت برہمی کا اظہار فرمایا اور مریدین کو سخت وست کہہ کر خاموش کر دیا- اس کے بعد کئی دن تک حضرت محدث اعظم ہند مبارک پور میں رہے، دار العلوم کے تعلیمی اور انتظامی امور کا جائزہ لیا، لیکن ایک بات بھی ایسی نہیں ہوئی جس سے باہم کسی کو تکلیف پہنچے- یہ حضرت محدث اعظم ہند

کی اعلیٰ ظرفی، دور اندیشی اور بلند اخلاقی تھی- اگر پیرانِ طریقت [...] طرح بیدار مغزی، دور اندیشی اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کریں تو اہل [...] کے بہت سے اختلافات کو ختم کیا جا سکتا ہے اور اہل سنت ایک [...] قوت بن کر غیر اہل سنت کو ہر محاذ پر شکست دے سکتے ہیں- مگر [...] ہمارے یہاں دیکھ کر کم اور سن کر زیادہ فیصلے لیے جاتے ہیں اور عا[...] پر پیرانِ طریقت اپنے مریدین اور کم سواد علما کی چاپلوسیوں سے آ[...] بڑھ کر سوچنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کرتے- الامان والحفیظ-

افسوس علم وتدبر کا یہ کوہِ گراں ۲۴ر رجب المرجب ۱۳۸۱ھ ک[...] دار فانی سے کوچ کر گیا اور عین آپ کے وصال پر دار العلوم اشرفیہ کا ا[...] زریں دور بھی ختم ہو گیا- حضرت محدث اعظم ہند کے عہد سرپرستی [...] دار العلوم اشرفیہ مبارک پور نے بڑی اہم دینی اور علمی خدمات ا[...] دیں- تاریخ اشرفیہ میں آپ کی اعلیٰ سرپرستی اور اشرفیہ نوازی کا [...] لفظوں میں اعتراف کیا گیا ہے:

''اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے بعد آپ کو سب سے زیادہ [...] عزیزی اور مقبولیت نصیب ہوئی- آپ نے کرسی سرپرستی قبول فر[...] کے بعد سے آخری دم تک اشرفیہ کو عروج وارتقا کی منزلیں طے کر[...] موقع دیا-'' (اشرفیہ کا ماضی اور حال)

آپ کے وصال پر ملال پر دار العلوم اشرفیہ میں ایصال ثواب [...] گیا اور اشرفیہ کی روداد میں حسب ذیل تعزیتی تحریر نوٹ کی گئی-

''مصائب شتیٰ جمعت في مصيبة'' آہ دار العلوم [...] لیے کتنا جاں گداز ہے یہ لمحہ کہ اپنے شفیق سرپرست سے محر[...] گیا- بہر حال اس یاس وناامیدی کے عالم میں ہمارے حوصلوں [...] لیے یہ سہارا کافی ہے کہ حضرت علیہ الرحمہ کا روحانی فیض اپنے دار[...] کو کبھی محروم نہ چھوڑے گا-''

(روداد ۱۳۸۰ھ تا ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء تا ۱۹۶[...])

اس تعزیتی قرارداد کے بعد حضرت حافظ ملت قدس سرہ [...] نے غم واندوہ سے لبریز ایک تعزیتی تحریر سپرد قلم فرمائی، جو اس وقت [...] رسائل وجرائد میں شائع ہوئی- مضمون کا تقاضا ہے کہ اس اہم [...] تحریر کو ہم یہاں بھی پیش کر دیں- جلالۃ العلم حضور حافظ ملت [...] ممدوح کی عظمتوں کا اعتراف اور اپنے غموں کا اظہار کرتے ہو[...] طراز ہیں: